جنرل ، 20 جولائی 2017

اکنامک اینڈ سوشل کونسل
Economic and Social Council
اقتصادی/معاشی اور معاشرتی کونسل

اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق سے متعلق کمیٹی:

پاکستان کی ابتدائی رپورٹ پر اختتامی جائزہ:

1) کمیٹی نے 12 اور 13 جون 2017ء کو منعقدہ اپنے 30 ویں تا 32 ویں اجلاس میں پاکستان کی ابتدائی رپورٹ (E/C.12/PAK/1) پر غور کیا (ملاحظہ کیجئے E/C.12/2017/SR.30-32) اور 23 جون 2017 کو منعقدہ اپنے 47 ویں اجلاس میں اختتامی جائزے کو اپنایا۔

الف) تعارف

2) کمیٹی رپورٹ جمع کرنے میں طویل تاخیر کے باوجود ریاستی پارٹی کی طرف سے پیش کی جانے والی ابتدائی رپورٹ اور مسائل کی فہرست (E/C.12/PAK/Q/1/Add.1) کے تحریری جواب میں جاری کردہ اضافی معلومات کا خیر مقدم کرتی ہے۔ کمیٹی ریاستی پارٹی کے اعلیٰ سطح کے وفد کے ساتھ منعقدہ تعمیری مکالمے کو سراہتی ہے۔

ب) مثبت پہلو

3) کمیٹی ریاستی پارٹی کی طرف سے ان معاہدوں کی توثیق کا خیر مقدم کرتی ہے:

الف) 2011ء میں معذور افراد کے حقوق کا معاہدہ/ کنونشن

ب) 2010ء میں شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ/ کنونشن

ج) 2010ء میں تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک یا سزا کے خلاف کنونشن/معاہدہ

د) 2016ء میں مسلح تصادم میں بچوں کی شمولیت سے متعلق بچوں کے حقوق کا کنونشن/معاہدے کا اختیاری پروٹوکول اور 2011ء میں خصوصاً بچوں کی فروخت، جسم فروشی اور فحش نگاری سے متعلق بچوں کے حقوق کا اختیاری پروٹوکول

4) کمیٹی ریاستی پارٹی کی جانب سے 2016ء میں انسداد آنر کلنگ (غیرت کے نام پر قتل) قانون (فوجداری قانون میں ترمیم) ایکٹ 2014ء کو اختیار کرنے کا خیر مقدم کرتی ہے۔

ج) مرکزی/بنیادی خدشات اور سفارشات

5) کمیٹی کو اس بات پر تشویش ہے کہ حقوق کے معاہدے کو مکمل طور پر قومی لیگل آرڈر میں نہیں اپنایا گیا ہے اور خاص کر ریاستی آئین معاشی/اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کو بنیادی حقوق کے طور پر تسلیم نہیں کرتا جو قابل دادرسی ہے بلکہ انہیں صرف پالیسی رہنما خطوط کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔

* کمیٹی نے اپنے 61 ویں اجلاس (29 مئی تا 23 جون 2017) میں اسے منظور کیا۔

6) کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کہ اس معاہدے کے حقوق کو اس کے قومی قانونی ترتیب میں مکمل طور پر ایک آئینی درجے کے ساتھ سول اور سیاسی حقوق کے برابر شامل کرنے کے لئے تمام تر اقدامات اٹھائیں' اور یہ یقینی بنائیں کہ ان تمام حقوق کا اطلاق مقامی عدالتوں کے ذریعہ ہر سطح پر ہو۔ کمیٹی یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی معاہدے سے متعلق ججوں' وکلاء اور سرکاری عہدیداران کے لئے تربیت میں اضافہ کریں۔ کمیٹی معاہدے کے مقامی اطلاق پر ریاستی پارٹی کی توجہ اپنے عمومی تبصرہ نمبر 9 (1998) کی طرف مبذول کرتی ہے۔

اختیارات کی منتقلی

7) کمیٹی نوٹ کرتی ہے کہ آئین میں اٹھارویں ترمیم کے ذریعے وفاقی حکومت کے کچھ اختیارات خاص طور پر روزگار' سماجی تحفظ' رہائش' صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کے شعبوں میں صوبائی اور علاقائی حکومتوں کو منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ کمیٹی صوبائی اور علاقائی حکومتوں کی مالی اور انتظامی صلاحیت کی کمی اور مختلف سطح نیز وفاقی اور صوبائی اور علاقائی حکومت کے مابین ہم آہنگی کے فقدان پر تشویش رکھتی ہے جو معاشی' معاشرتی اور ثقافتی حقوق کی افادیت پر اثر انداز ہوتی ہے' اور اس کے نتیجے میں جغرافیائی عدم استحکام پیدا ہوتے ہیں۔

8) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی صوبائی اور علاقائی حکومتوں کی مالی اور انتظامی صلاحیت کو مستحکم کرنے اور حکومتوں کے مابین ہم آہنگی کو بہتر بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات اس بات کو یقینی بنانے کیلئے اس نقطہ نظر سے اٹھائیں کہ ریاستی پارٹی میں لوگ اپنی رہائشی جگہ سے قطع نظر معاہدے کے حقوق کو مساوی بنیادوں پر حاصل کریں خصوصاً ملازمت' سماجی تحفظ ' رہائش' صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کے شعبوں میں۔

معلومات اکٹھا کرنا

9) قومی مردم شماری کو اپ ڈیٹ (جدید ترین) کرنے کی کوششوں کو سراہتے ہوئے' کمیٹی کو ملک میں معاشی' معاشرتی اور ثقافتی حقوق کے ثمرات عام لوگوں تک پہنچانے سے متعلق وفاقی' صوبائی اور علاقائی سطح پر اعداد و شمار کی کمی پر تشویش ہے۔

10) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی قومی مردم شماری سمیت اعداد و شمار جمع کرنے کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے تاکہ جامع اور تقابلی اعداد و شمار کو جمع کیا جا سکے جس سے معاہدے کے حقوق کے اثر پذیر ہونے کی سطح کا اندازہ کرنا ممکن ہوگا۔ خصوصاً محروم اور پسماندہ افراد اور گروہوں پر اس کا اثر۔ کمیٹی یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ میں معاہدے کے حقوق میں مزید کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے ضروری تقابلی سالانہ شماریاتی اعداد و شمار فراہم کرے۔

قومی کمیشن برائے انسانی حقوق

11) قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے کمیٹی کو تشویش ہے کہ اس میں آزادی کا فقدان اور اس کے پاس اپنے مینڈیٹ کو موثر انداز میں نبھانے کی صلاحیت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لئے قومی اداروں کی حیثیت سے متعلق اُصولوں کے مطابق نہیں ہے (پیرس اُصول)۔ خصوصاً ریاستی پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے باوجود اسے تشویش ہے کہ 9 مارچ 2017ء کی حکومت کے تحریری اطلاع کے مطابق کمیشن کو موثر طریقے سے وزارت انسانی حقوق کی نگرانی میں لایا ہے۔ یہ مورخہ 2 جون 2017ء میں انسانی حقوق کی وزارت کے خط کے بارے میں بھی تشویش کا شکار ہے جس میں کمیشن کو اقوام متحدہ کے اداروں بشمول ٹریٹی باڈیز اور قومی اسمبلی کی انسانی حقوق سے متعلق قائمہ کمیٹی کی طرف سے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے معاہدے کے ادارہ کے ساتھ کمیشن کی حالیہ شمولیت کے سلسلے میں سفارشات پر آزادانہ رپورٹ پیش کرنے کے مینڈیٹ سے روکا گیا ہے۔

12) کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے کہ کمیشن انتظامیہ' مقنّنہ کی شاخوں (اداروں) سے اپنی خود مختاری برقرار رکھتے ہوئے اپنا مینڈیٹ پورا کرنے کے لئے قابل ہے اور یہ کہ کمیشن ریاست کے کسی بھی ادارے کی مداخلت سے محفوظ ہے۔ ریاستی پارٹی کو یہ یاد دلاتے ہوئے کہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے نظام بشمول انسانی حقوق کے معاہدے کے اداروں کے ساتھ تعاون' انسانی حقوق کے قومی اداروں کا بنیادی کام ہے جیسا کہ پیرس اُصول میں بتایا گیا ہے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس بات کو یقینی بنائے کہ کمیشن کے مینڈیٹ اور ذمہ داریاں پیرس اُصول کے مطابق ہوں اور اس کو موثر طور پر کام کے لئے خاطر خواہ فنڈ مختص کیا جائے۔

یہ کمیشن گلوبل الائنس آف ہیومن رائٹس انسٹی ٹیوشن (قومی انسانی حقوق کے عالمی اتحاد) کے معیار سے مطابقت کی منظوری لینے کی بھی ترغیب دیتی ہے۔

انسانی حقوق کے محافظ

13) کمیٹی کو انسانی حقوق کے محافظوں کے اغواء، ہلاکتوں اور دھمکیوں کی بار بار خبروں پر سخت تشویش ہے خصوصاً معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کے لئے لڑنے والے جن کو بعض دفعہ ریاستی کارندوں بشمول فوجی انٹیلی جنس سروس کے ہاتھوں ارتکاب جرم کے مجرم قرار دیئے جاتے ہیں۔

14) کمیٹی مطالبہ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی انسانی حقوق کے محافظوں کو اغواء، ہلاکتوں اور دھمکیوں سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ انسانی حقوق کے محافظوں کو ہراساں کرنے، لاپتہ ہونے اور قتل کرنے کی تمام رپورٹ شدہ واقعات کی فوری اور مکمل تحقیقات کریں۔ اور قصورواروں کو انصاف کے کٹہرے میں لائیں اور انسانی حقوق کے محافظوں اور سول سوسائٹی (سماجی تنظیموں) کے کارکنان کے لئے سازگار ماحول کو یقینی بنانے کیلئے تمام ضروری اقدامات کریں۔ کمیٹی انسانی حقوق کے محافظوں اور معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کے بارے میں اپنے بیان (**E/C.12/2016/2**) پر ریاستی پارٹی کی توجہ مبذول کراتی ہے۔

زیادہ سے زیادہ دستیاب وسائل

15) کمیٹی حقوق کے معاہدے سے متعلق شعبوں میں خاص طور پر روزگار، سماجی تحفظ، رہائش، پانی اور صفائی ستھرائی، صحت اور تعلیم کے لئے مختص فنڈز کی انتہائی کم سطح پر تشویش رکھتی ہے۔ اور دفاعی شعبہ پر زیادہ خرچ کرنا اس کا جواز نہیں بن سکتا۔ اس بات پر تشویش ہے کہ بعض صوبوں میں تعلیم کے لئے مختص کی جانے والی رقم کا بڑا حصہ بغیر خرچ کے پڑا ہے۔ مزید براں اسے تشویش ہے کہ پاکستان میں ٹیکس اور مجموعی ملکی پیداوار کا تناسب بہت کم ہے اور یہ کہ ریاستی پارٹی کا ٹیکس نظام، جس کی خصوصیات محدود ٹیکس کی اساس/بنیاد، غیر ترقی پسندانہ ٹیکس نظام اور بالواسطہ ٹیکسوں پر بھاری انحصار ہے جو معاہدے کے حقوق پر خاطر خواہ اضافی خرچ میں موثر ثابت نہیں ہوسکتا۔ (آرٹیکل نمبر 1 اور 2)

16) کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ قومی، صوبائی دونوں سطح پر عوامی مالی اعانت کی سطح میں خاطر خواہ اضافہ کرے تاکہ معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کی ترقی کو حاصل کیا جاسکے۔ یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنے ٹیکس محصول میں اضافے کے پیش نظر اپنے ٹیکس نظام کا جائزہ لیں اور اس بات کو یقینی بنانا کہ اس سے کم آمدنی والے طبقات سے وابستہ افراد پر غیر مناسب بوجھ نہ پڑے بلکہ آمدنی اور دولت کی تقسیم میں اعانت کا باعث ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی معاہدے کے حقوق سے متعلقہ شعبوں کو مختص رقم کو بروقت، موثر اور شفاف انداز میں خرچ کرے۔

بدعنوانی

17) کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی کی جانب سے بدعنوانی سے نمٹنے کے اقدامات کے باوجود بدعنوانی کے معاملات کی وسعت اور شدت اعلیٰ سطح عہدیداران تک ہے (آرٹیکل نمبر 1 اور 2)

18) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) وفاقی اور صوبائی سطح پر بدعنوانی کا مقابلہ کرنے کے لئے نظام اور طریقہ کار کو مضبوط بنائے،

ب) بدعنوانی کے تمام مقدمات کی موثر تحقیقات اور ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی کو یقینی بنائے،

ج) بدعنوانی سے متاثرہ افراد اور ان کے وکلاء، انسداد بدعنوانی کے کارکنوں، مخبر اور گواہوں کے موثر تحفظ کو یقینی بنائے،

د) سرکاری عہدیداروں اور تمام عوام میں انسداد بدعنوانی کی تعلیم اور شعور بیدار کرنے میں اضافہ کرے،

بلا امتیاز/عدم تفریق

19) کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی کے اندر عدم تفریق سے متعلق قانونی دفعات جن میں آئین کے آرٹیکل 25 تا 27 شامل ہیں صرف نسل، مذہب، ذات، جنس، رہائش یا رہائش کی جگہ پر رسائی کے سلسلے میں عوامی تفریحی مقامات یا مقامات اور ایسی جگہوں جو صرف مذہبی مقاصد کے لئے نہیں ہیں، نیز عوامی خدمت کے عہدوں پر تقرری میں امتیازی سلوک سے منع کرتا ہے۔ امتیازی سلوک کے جامع قانون سازی کی عدم موجودگی پر بھی اسے تشویش ہے (آرٹیکل نمبر 2)

20) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی آئین کے آرٹیکل 25 تا 27 پر نظر ثانی کرے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ آئین رنگ، زبان، سیاسی یا دیگر رائے، قومی یا معاشرتی اساس، املاک، معذوری، جنس سمیت تمام بنیادوں، صنفی شناخت یا دوسری حیثیت پر امتیازی سلوک پر پابندی عائد کرتا ہے۔ یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کسی بھی طرح کے براہ راست، بالواسطہ اور متعدد اقسام کے امتیازی سلوک کے خلاف جامع قانون سازی اپنائے اور امتیازی سلوک کے شکار افراد کے لئے عدالتی اور انتظامی کارروائی کے ذریعے موثر مداوا فراہم کرے۔ کمیٹی معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق میں عدم تفریق پر اپنے عمومی تبصرہ نمبر 20 (2009) کی طرف ریاستی پارٹی کی توجہ مبذول کرتی ہے۔

ہم جنس پرستی کو جرم قرار دینا

21) کمیٹی کو تشویش ہے کہ بالغوں کی باہمی رضامندی سے ہم جنسی تعلقات کو جرم قرار دیا گیا ہے (آرٹیکل نمبر 2)

22) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی بالغوں کی باہمی رضامندی سے ہم جنس پرستی کو جائز قرار دے اور جنس کے حوالے سے واقفیت اور صنفی شناخت پر مبنی عوامی شعور اجاگر کرنے اور امتیازی سلوک کے مقابلہ کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے۔

معذور افراد

23) کمیٹی قانونی سازی میں معذوری کی محدود تعریف پر تشویش رکھتی ہے، جو معذور افراد کی صورتحال کا اندازہ کرنے کیلئے ریاستی پارٹی کی صلاحیت کو محدود کرتی ہیکہ وہ معاہدے کے حقوق سے فائدہ اٹھانے کے سلسلے میں ان کو درپیش امتیاز دور کرنے کے لئے موثر پالیسیاں تیار کریں، معذور افراد کے لئے مناسب رہائش اور ذاتی امداد کی خدمات کی کمی پر بھی اسے تشویش ہے، اور محدود قانونی دفعات جس کا مقصد عوامی سہولیات اور اداروں کی رسائی کو یقینی بنانا ہے جو معذور افراد کے معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کے حصول میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ (آرٹیکل نمبر 2)

24) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی قانون سازی میں معذوری کی ایسی تعریف کے لئے ضروری اقدامات اٹھائیں جو معذور افراد کے حقوق سے متعلق کنونشن کے مطابق ہو۔ اور اپنی قانونی سازی میں اس کو شامل کیا جائے کہ تفریق کی بنیاد کے طور پر مناسب رہائش سے انکار نہ کیا جائے۔ یہ بھی سفارش کی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی قومی سطح پر صورتحال کا جائزہ لے جس میں معذور افراد کے متعلق جنس، نسل اور دیگر معاشرتی مقام کے حوالہ سے الگ الگ اعداد و شمار جمع کئے جائیں۔

افغان پناہ گزین

25) کمیٹی ملک میں سلامتی اور قدرتی چیلنجوں کے باوجود 15 لاکھ افغان مہاجرین اور 10 لاکھ افغان جو پناہ کے متلاشی ہیں، کی مہمان نوازی کی تعریف کرتی ہے تاہم کمیٹی کو ان افغان پناہ گزینوں کی غیر یقینی قانونی حیثیت جن کے رہائشی کارڈوں کی معیاد 31 دسمبر 2017ء کو ختم ہو جائے گی، اور غیر رجسٹرڈ افغانوں کے لئے رجسٹریشن (اندراج) کے طریقہ کار کی عدم موجودگی پر تشویش ہے۔ ایسے لوگوں کے خلاف پولیس کی بدسلوکی، جس میں مار پیٹ، رہائشی کارڈ کے ثبوت کی ضبطگی، رشوت کا مطالبہ، ملک بدری کی دھمکیوں اور صوابدیدی نظر بندیاں شامل ہیں کی دستاویزی رپورٹس کے بارے میں کمیٹی کو تشویش ہے (آرٹیکل نمبر 2)

26) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ رہائشی پارٹی اس بات کو یقینی بنائے کہ تمام رجسٹرڈ افغانوں کو اس وقت تک ملک میں رہنے کی اجازت دی جائے جب تک کہ ان کے لئے واپس لوٹنا یا دوسرے ملک میں دوبارہ آباد ہونا محفوظ نہ ہو۔ یہ بھی تجویز کرتی کہ ریاست کو رجسٹریشن کا عمل دوبارہ کھولنا چاہیے تاکہ پاکستان میں مقیم غیر رجسٹرڈ افغانوں کو قانونی رہائشی حیثیت حاصل ہو یہ مزید سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی غیر رجسٹرڈ افغانوں کے خلاف پولیس کی بدسلوکی کے تمام مبینہ مقدمات کی فوری اور مکمل تحقیقات کرے

اورقصوروار پائے جانے والے افراد کوانصاف کے کٹہرے میں لائے۔ مزید براں یہ سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی مہاجرین' پناہ گزینوں اور بے وطن افراد کو بین الاقوامی اصولوں اورمعیاروں کی تعمیل میں تحفظ فراہم کرنے کے لئے قانون سازی اور پالیسی فریم ورک کواپنائے۔

داخلی طور پر بے گھر افراد

27) کمیٹی کوتشویش ہے کہ ریاستی پارٹی میں لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں اور داخلی طور پر بے گھر افراد کے بارے میں کافی اعداد وشمار جمع نہیں کئے گئے ہیں اور نہ ہی ایسے افراد سے متعلق قانون سازی یا ایک جامع پالیسی عمل میں لائی گئی ہے۔ داخلی طور پر بے گھر ہونے والے افراد کے کیمپوں میں رہنے والوں کو درپیش مشکلات کے بارے میں بھی یہ تشویش کا شکار ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کی جو طویل نقل مکانی کے حالات میں ہیں' خواتین اور لڑکیوں کے جنسی استحصال' ایذا رسائی اور سمگلنگ کے خطرہ ہونے کا زیادہ خدشہ' اور دوبارہ آبادکاری کا سست عمل (آرٹیکل نمبر 2 اور 11)

28) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) قابل اعتماد اعداد وشمار کی بنیاد پر داخلی طور پر بے گھر ہونے والے افراد کے لئے قانون سازی اور پالیسی فریم ورک اپنائے'

ب) کیمپوں میں مقیم داخلی طور پر بے گھر افراد کے رہائشی حالات میں بہتری لانا اور ان کی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات' تعلیم اور دیگر عوامی خدمات تک رسائی کو یقینی بنائیں'

ج) دوبارہ آبادکاری کے عمل کو تیز کریں'

د) خواتین اور لڑکیوں کو جنسی استحصال' ایذا رسانی اور سمگلنگ سے بچائیں' ایسے کسی بھی معاملے کی تحقیقات کریں' قصورواروں کو انصاف کے کٹہرے میں لائیں اور متاثرین کو ضروری امداد فراہم کریں۔

اقلیتی گروہوں سے تعلق رکھنے والے افراد

29) کمیٹی کو تشویش ہے کہ مذہبی افراد کے علاوہ دیگر اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے حقوق سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ ان کے گروہوں کی اقلیت کی حیثیت کو ریاستی پارٹی کے ملکی قوانین کے تحت تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ (آرٹیکل نمبر 2 اور 15)

30) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی مذہبی اقلیت کے علاوہ جن میں قومیت کی بنیاد پر نسلی' لسانی اقلیتیں شامل ہیں کی حیثیت کو تسلیم کرنے کے لئے ہنگامی قانونی اقدامات اٹھائے تاکہ تمام اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو ان کے متعلقہ حقوق سے مستفید ہونے اور اقلیتی گروہوں کے تحفظ کے لئے وضع کردہ پالیسیوں اور پروگراموں سے فائدہ اٹھانے کے اہل بنائیں۔

''طے شدہ ذات'' یا دلتوں کے ممبران

31) کمیٹی معاشرتی رتبہ میں کم درجہ کے لوگوں یا دلت کمیونٹی کے لوگوں کو درپیش موجود پرتعصب رویہ اور اُن کو الگ تھلگ رکھنے کی دستاویزی رپورٹس اور ان کے خلاف پھیلائی گئی نفرت اور تعصب پر تشویش کا شکار ہے (آرٹیکل 13 تا 14)

32) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس جماعت کے ممبروں اور متعلقہ ماہرین کی شرکت کے ساتھ ''طے شدہ ذات'' یا دلتوں کی صورتحال پر ایک تحقیق کرے اور یہ کہ اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ میں متعلقہ شماریاتی اعداد وشمار سمیت دلتوں کی صورتحال سے متعلق معلومات شامل کرے۔ یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی ''طے شدہ ذات'' یا دلتوں کے ممبران کے خلاف جس میں شعور اجاگر کرنے کی مہم بھی شامل ہے اور خاص طور پر ملازمت اور تعلیم کے شعبے میں ان کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کیلئے موثر اقدامات کرے۔

مردوں اور عورتوں میں مساوات

33) کمیٹی ریاستی پارٹی کے قانون سازی میں خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک سے متعلقہ دفعات پر تشویش رکھتی ہے مثال کے طور پر ویسٹ پاکستان مسلم پرسنل لاء (شریعت) ایکٹ 1962ء جس میں کثرت ازدواج کی اجازت دی گئی ہے اور یہ کہ ایک بیٹی اپنے والدین سے وراثت میں بیٹے کے حصہ سے نصف حصہ حاصل کرنے کی حقدار ہے۔ جو زمین کی ملکیت میں بڑے پیمانے پر صنفی تفاوت کی اعانت کرتا ہے۔ قانون شہادت 1984ء کے تحت اس میں بیان ہے کہ خواتین کی عدالت میں گواہی کی حیثیت مرد گواہ سے نصف ہے۔ اسے یہ بھی تشویش ہے کہ خواتین کو عدالتی انصاف کے حصول میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ قانون نافذ کرنے

والے عہدیداران اور ججوں میں خواتین کے حقوق کے بارے میں شعور کا فقدان ہے' کیونکہ خواتین ان حقوق کے دعوے کے لئے اپنے حقوق اور عدالتی طریقہ کار سے آگاہی کا فقدان رکھتی ہیں' کیونکہ خواتین' عدالتی انصاف کے نظام پر اعتماد نہیں کرتی ہے اور کیونکہ وہاں مفت اور کافی قانونی امداد مہیا نہیں ہے۔(آرٹیکل نمبر 3)

34) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) اپنی قانون سازی کا جائزہ لے' جس میں مغربی پاکستان مسلم پرسنل لاء (شریعت) ایکٹ 1962ء اور قانون شہادت آرڈر 1984ء شامل ہیں تاکہ ان تمام دفعات کو ختم کیا جاسکے جن کی بنیاد پر صنفی امتیاز پر ہے'

ب) اس بات کو یقینی بنائیں کہ قانون نفاذ کرنے والے عہدیداروں اور ججوں کو بخوبی اندازہ ہو کہ معاہدے کے تحت خواتین کو مساوی حقوق حاصل ہیں'

ج) خواتین کے لئے مفت قانونی مدد کو وسعت دینا'

د) خواتین میں ان کے حقوق' عدالتی طریقہ کار اور ان کو دستیاب امداد کے بارے میں شعور بیدار کرے'

فیصلہ سازی کے عہدوں پر خواتین کی نمائندگی

35) کمیٹی کو تشویش ہے کہ کچھ شعبوں میں پیش رفت کے باوجود فیصلہ سازی کے عہدوں پر خواتین کی مجموعی نمائندگی کم ہے (آرٹیکل نمبر 3)

36) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی تمام شعبوں میں فیصلہ سازی کے عہدوں پر خواتین کی نمائندگی میں اضافہ کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کرے۔جن میں عارضی خصوصی اقدامات اپناتے ہوئے ان پر مکمل عمل درآمد بھی شامل ہے۔ یہ ریاستی پارٹی کی توجہ تمام معاشی' معاشرتی اور ثقافتی حقوق سے مستفید ہونے والے مردوں اور خواتین کے مساوی حقوق سے متعلق اپنی عمومی تبصرہ نمبر 16 (2005) کی جانب مبذول کراتی ہے۔(آرٹیکل نمبر 3)

بے روزگاری اور جزوی ملازمت

37) کمیٹی کو خواتین اور نوجوانوں میں بے روزگاری کی بڑی شرح پر تشویش ہے۔اسے یہ بھی تشویش ہے کہ 73 فیصد سے زائد کارکن غیر رسمی معیشت میں ہیں جن میں سے بیشتر خواتین ہیں بغیر لیبر قانون اور معاشرتی تحفظ کے مذہبی اقلیتوں' معذور افراد اور خواتین کے لئے سرکاری شعبے میں ملازمت کے کوٹے کو نوٹ کرتے ہوئے اسے ان کی آبادی کے حصہ کے لحاظ سے ان گروہوں کے لئے مختص کوٹے کی انتہائی نچلی سطح پر ہے نیز اس کوٹے کے نفاذ کے بارے میں معلومات کی عدم موجودگی پر تشویش ہے (آرٹیکل 2 تا 3 اور 6)

38) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی خواتین اور نوجوانوں کے روزگار کی سہولت کے لئے موثر اقدامات کرے جن میں لیبر مارکیٹ کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ان کے تجربے اور ملازمت کی مہارت کی سطح کے مطابق پیشہ ورانہ تربیت اور تعلیم فراہم کرنا شامل ہے۔ یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی غیر رسمی معیشت کو باقاعدہ بنانے کے لئے اپنی کوششیں تیز کریں اور لیبر قوانین اور معاشرتی تحفظ کو غیر رسمی معیشت کے کارکنوں تک بڑھائیں۔ یہ مزید تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی مذکورہ گروہوں کے لئے کوٹہ میں اضافہ کرے اور کل آبادی میں ان کے حصہ کو مدنظر رکھیں اور کوٹے کے مکمل طور پر نافذ کریں۔

صنفی تنخواہ میں فرق

39) کمیٹی صنفی تنخواہوں کے فرق 2008ء میں 34 سے 2015 میں 39 فیصد تک اضافے پر تشویش رکھتی ہے جو کہ بہت زیادہ ہے لیبر مارکیٹ میں شرکت' روزگار اور تعلیم کے معاملے میں بھی مرد اور خواتین کے مابین بڑے فرق پر اسے تشویش ہے (آرٹیکل نمبر 3)

40) کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی صنفی تنخواہوں کے فرق کو کم کرنے اور اس سلسلے میں ترقیاتی بہتری کیلئے آگے بڑھنے کی اپنی کوششوں کو بہتر کرے۔ یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی معاشی' معاشرتی اور ثقافتی حقوق سے مستفید ہونے کے لئے خاص طور پر لیبر مارکیٹ میں شرکت' روزگار اور تعلیم کے لحاظ سے مردوں اور عورتوں کے مابین فرق کو کم کرنے کے لئے تمام اقدامات اٹھائے۔

مناسب اور سازگار حالات میں کام کرنے کا حق

41) یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ریاستی پارٹی میں ایک قومی لیبر تحفظ فریم ورک تیار کیا جا رہا ہے کمیٹی کو مزدور تحفظ سے متعلق جامع قانون سازی یا پالیسی فریم ورک کی کمی پر تشویش ہے (آرٹیکل نمبر 7)

42) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس بات کو یقینی بنائے کہ اس وقت تیار کیا جانے والا قومی لیبر مزدور تحفظ فریم ورک معاہدے کے آرٹیکل نمبر 7 اور دیگر بین الاقوامی مزدور معیاروں کے مطابق ہو یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس فریم ورک کو تیزی سے اپنائے اور اس کو تمام صوبوں اور علاقوں میں نافذ کرے۔ یہ ریاستی پارٹی کی توجہ کام کی شرائط اور سازگار حالات پر اپنی عمومی تبصرہ نمبر 23 (2016) کی جانب مبذول کراتی ہے۔

کم سے کم اُجرت

43) کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی کی کم از کم اُجرت میں تمام کارکنان شامل نہیں ہیں اور وہ صوبوں کے مابین مختلف ہیں۔ کمیٹی کو یہ بھی تشویش ہے کہ کم از کم اُجرت مزدوروں اور ان کے اہل خانہ کو مناسب زندگی / پروقار زندگی گزارنے کے لئے کافی نہیں ہے اور یہ کہ کم از کم اُجرت کی تعمیل کی سطح کم ہے۔ (آرٹیکل نمبر 7)

44) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی مزدوروں کی تعداد جو کم از کم اُجرت وصول کرتی ہے بڑھانے کے لئے تمام اقدامات کرے۔ مزید یہ کہ کم از کم اجرت کو بڑھائیں تمام مزدوروں اور اُن کے اہل خانہ کے لئے معقول زندگی گزارنے کے لئے کم از کم اجرت کے نفاذ کو تمام صوبوں اور علاقوں میں مستحکم بنائیں۔

جبری مشقت

45) کمیٹی کو تشویش ہے کہ بانڈڈ لیبر سسٹم (خاتمہ) ایکٹ 1992ء کو اپنانے کے باوجود، جبری مشقت کا عمل جاری ہے خاص طور پر اینٹوں کے بھٹے اور زراعت کے شعبوں میں، یہ کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو شاذ و نادر ہی سزا دی جاتی ہے کیونکہ نچلی عدالتوں میں چند جج ایکٹ (قانون) سے واقف ہوتے ہیں اور پولیس کی سازباز بھی اس کی وجہ ہے۔ اور یہ کہ ایسے حالات میں مزدوروں کے لئے زندگی بسر کرنے کے دیگر ذرائع کی کمی کی وجہ سے وہ قرض کی غلامی کے چکر میں واپس آ جاتے ہیں (آرٹیکل نمبر 7)

46) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی جبری مشقت کی بنیادی وجوہات سے نمٹنے کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے۔ جبری مشقت کے شکار افراد کو پائیدار ذریعہ معاش فراہم کریں، مزدوروں کے معائنے کو تقویت دینے اور ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والے مجرموں اور سرکاری اہلکاروں کے لئے جرمانے میں اضافے کے ذریعے ایکٹ کے نفاذ کو تقویت بخشیں، اور ایکٹ کے بارے میں ججوں خصوصاً نچلی عدالتوں میں تفہیم کو بڑھائیں،

پیشہ ورانہ صحت اور حفاظت

47) کمیٹی کو بڑی کثرت میں اور پیشہ ورانہ حادثات کے تباہ کن پیمانے پر تشویش ہے جس میں 2012ء میں کراچی میں ٹیکسٹائل کارخانے میں لگی آگ شامل ہے۔ جس میں لگ بگ 300 کارکن ہلاک ہو گئے تھے۔ پیشہ ورانہ امراض کی زیادہ تعداد پر بھی تشویش کا شکار ہے جیسے سلیکوسس (سیلیکا روگ) کی بیماری جو گوجرانوالہ میں پتھر کو باریک ٹکڑوں میں تقسیم کرنے والی کمپنیوں میں کام کرنے والے کارکنوں میں پائی جاتی ہے۔ مزید براں اسے پیشہ ورانہ حفاظت اور صحت سے متعلقہ قانون سازی کے فریم ورک کی عدم موجودگی اور لیبر انسپکٹروں کی انتہائی کم تعداد پر بھی تشویش ہے۔ (آرٹیکل نمبر 7 اور 12)

48) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) اس بات کو یقینی بنائے کہ پیشہ ورانہ حفاظتی ایکٹ کا مسودہ معاہدے اور دیگر بین الاقوامی مزدوری کے اُصولوں اور معیارات کے مطابق ہے اور اسے اپنانے کے بعد سختی کے ساتھ نافذ کرنے کو یقینی بنائے،

ب) لیبر انسپکٹرز کی تعداد میں اضافہ کریں ان کی صلاحیتوں کو بڑھائیں اور لیبر انسپکشن (معائنہ) کے نظام کو مضبوط بنائیں،

ج) پیشہ ورانہ حادثات اور بیماریوں کے متاثرین کو مناسب معاوضے اور علاج تک رسائی فراہم کریں،

مزدور تنظیموں کے حقوق

49) کمیٹی کو تشویش ہے کہ اتحاد (تنظیم سازی) کی شرح انتہائی کم ہے اور یہ کہ انڈسٹریل ریلیشن ایکٹ 2012ء سمیت مزدور تنظیموں سے متعلق قانون سازی بہت ہی محدود ہے اس قانون میں تمام کارکنان کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے اور صرف ان یونینوں کو اجتماعی سوداکاری کے حقوق دیئے گئے ہیں جن کی رکنیت تمام ملازمین کے ایک تہائی پر مشتمل ہے۔ (آرٹیکل نمبر 8)

50) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی مزدوروں کو آزادانہ طور پر قوانین تشکیل دینے اور ٹریڈ یونینوں میں حصہ لینے اور ان کو یونین کے حقوق کے استعمال کے لئے فعال ماحول فراہم کرنے کے لئے تمام ضروری قانون سازی اور دیگر اقدامات کریں۔

سماجی تحفظ کا حق

51) کمیٹی کو ریاستی پارٹی کی سماجی تحفظ کی سکیموں سے متعلقہ جامع معلومات کے فقدان پر افسوس ہے، جس میں شراکت دار اور غیر اعانت بخش، سرکاری اور نجی سکیمیں شامل ہیں۔ اسے تشویش ہے کہ اکثریتی کارکن بشمول باضابطہ معیشت میں کام کرنے والے کارکن، سماجی تحفظ کے پروگراموں میں شامل نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر ملازمین کی اُولڈ ایج بینیفٹ انسٹی ٹیوشن میں شرکت کی شرح بہت کم ہے جو دس فیصد سے بھی کم ہے اور اسے اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ ریاستی پارٹی نے سماجی تحفظ کا پلیٹ فارم (ادارہ) قائم نہیں کیا ہے۔ (آرٹیکل نمبر 9 اور 11)

52) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی سماجی تحفظ کی اسکیموں میں بہتری لانے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے۔ بشمول ملازمین کے اولڈ ایج بنیفٹ انسٹی ٹیوشن، جس میں ملک کے تمام کارکنوں کا آہستہ آہستہ احاطہ کرنے اور مناسب معیار سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے خاطر خواہ فوائد کی فراہمی کی پیشکش کی جائے۔ یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی تمام متعلقین کی مشاورت سے قومی سطح پر مقرر کردہ سماجی تحفظ کا ادارہ قائم کرے۔ یہ ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی پیریاڈک رپورٹ میں، ریاستی پارٹی کی سماجی تحفظ کی اسکیموں کے بارے میں جامع معلومات فراہم کرے۔ یہ ریاستی پارٹی کی توجہ سماجی تحفظ کے' اپنے عمومی تبصرہ نمبر 19 (2007) اور سماجی تحفظ کے ادارے پر اپنے بیان (E/C.12/2015/1) کی جانب مبذول کراتی ہے۔

خاندان / کنبہ، ماؤں اور بچوں کا تحفظ

53) کمیٹی کو تشویش ہے کہ قانون سازی کا دائرکار شادی، طلاق، تحویل اور وراثت کے سلسلے میں تمام خواتین خصوصاً ہندو اور عیسائی خواتین کے تحفظ کی فراہمی کیلئے ناکافی ہے (آرٹیکل نمبر 3 اور 10)

54) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی شادی، طلاق، تحویل اور وراثت سے متعلق قانون سازی کے ڈھانچے کو اپنانے کے لئے ہنگامی اقدامات کرے جو تمام خواتین خاص طور پر پاکستان میں ہندو اور عیسائی خواتین کو موثر اور یکساں قانونی تحفظ فراہم کرنے کے نظریہ کے تحت بین الاقوامی اصولوں اور معیارات کے مطابق ہوں۔ یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی قانون سازی کے ڈھانچے کو مکمل طور پر نافذ کرے اور عوام کے ساتھ ساتھ قانون نافذ کرنے والے اداروں اور عدالتی عہدیداروں کے مابین شعور اُجاگر کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔

شادی کے لئے کم از کم عمر

55) کمیٹی کو تشویش ہے کہ لڑکیوں کے لئے شادی کی کم از کم عمر صوبوں میں مختلف ہے اور کچھ صوبوں میں اسے 16 سال مقرر کیا ہے۔ (آرٹیکل نمبر 3 اور 10)

56) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ معاہدے اور انسانی حقوق کے دیگر بین الاقوامی معاہدوں کے مطابق ریاستی پارٹی 18 سال سے کم عمر کے تمام افراد، مرد اور عورت دونوں کی شادی سے ممانعت کرنے والی قانون سازی کو اپنانے کی کوششوں کو تیز کرے۔

زبردستی تبدیلی مذہب اور جبری شادی

57) کمیٹی کو تشویش ہے کہ غیر مسلم خواتین کو زبردستی مذہب تبدیل کرنے اور جبری شادی کا عمل جاری ہے۔ خاص طور پر اسے تشویش ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے ذریعہ چائلڈ میرج ریسٹرینیٹ ایکٹ 1929ء میں مجوزہ ترمیم کو غیر اسلامی قرار دیا گیا ہے اور یہ کہ جبری تبدیلی کو روکنے کے لئے قانون وضع کرنے کی کوششوں کو کونسل نے روک دیا ہے۔

58) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی فرد کی رضامندی کے بغیر کسی فرد کو اس کے عقیدہ سے جبری طور تبدیل کرنے پر پابندی لگائے۔

معاشی اور سماجی کونسل

59) کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی کی متعدد کوششوں کے باوجود' خواتین کے خلاف متعدد قسم کے تشدد' نام نہاد غیرت کے نام پر قتل' تیزاب کے حملوں اور اجتماعی عصمت دری کا سلسلہ جاری ہے' گھریلو تشدد اور خواتین پر تشدد کی مختلف اقسام کی اطلاع دہندگی کی سطح نہایت کم ہے اور اس طرح کے تشدد کی متاثرین کے لئے پناہ گاہوں کی تعداد بے حد کم ہے۔ (آرٹیکل 3 اور 10)

60) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی کوششوں کو تیز کرے کہ:

الف) غیرت کے نام پر قتل کے قوانین اور دیگر تمام متعلقہ قوانین کو موثر انداز میں نافذ العمل بنائیں جو خواتین پر تشدد کو جرم قرار دیتے ہیں اور ان کے نفاذ کی نگرانی کریں۔

ب) خواتین پر تشدد کے واقعات کی فوری تحقیقات کریں اور مجرموں کو جرم کی نوعیت کے مطابق سزا دی جائے۔

ج) کنونشن کے تحت خواتین اور ان کے حقوق کے خلاف تشدد کی مختلف اقسام کے بارے میں پولیس' استغاثہ' ججوں اور نمائندوں میں شعور بیدار کرنے کے لئے تمام ضروری اور موثر اقدامات کئے جائیں' اور ملک کے طول و عرض میں منظم تربیت کا بندوبست کریں۔

د) اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کنونشن کے تحت خواتین اور لڑکیوں کو ان کے حقوق سے متعلق آگہی ہے کہ گھریلو تشدد اور تشدد کی دیگر اقسام کی متاثرین پولیس کو آزادی کے ساتھ اپنے معاملات کی اطلاع دے سکتی ہے' اور ان کے ساتھ باعزت سلوک ہوگا' یہ بھی یقینی بنایا جائے کہ متاثرین کو تمام ضروری قانونی' طبی' مالی اور نفساتی امداد فراہم کی جائے گی بشمول ریاستی پارٹی میں مشاورت کے مراکز اور پناہ گاہوں کے قیام کے۔

ڈ) جہاں تک ممکن ہو کے صنف پر مبنی تشدد کی شکایات سے نمٹنے کے لئے خواتین پولیس افسران کی موجودگی کو فروغ دیں۔

61) کمیٹی کو پیدائش کے اندراج کی انتہائی کم سطح پر بھی تشویش ہے خاص طور پر بلوچستان میں' جہاں بغیر کسی پیدائشی اندراج کے افراد اپنے معاشی' معاشرتی اور ثقافتی حقوق سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

62) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی تمام بچوں کی پیدائش کے وقت اندراج کے لئے موثر اقدامات کرے اور پیدائشی سند کے بغیر بڑوں کے اندراج کے لئے اپنی کاوشیں تیز کرے۔

بچوں کا معاشی استحصال

63) کمیٹی کو تشویش ہے کہ مزدوری کے لئے کم از کم عمر چودہ برس مقرر کی گئی ہے جبکہ آئین 16 برس تک کی مفت لازمی تعلیم کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ تشویش بھی ہے کہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 10 سے 14 برس کے درمیان کی عمر کے دو لاکھ سے زائد بچے مشقت کی دنیا میں ہیں اور ان میں سے 28 فیصد بچے خطرناک کام میں مصروف ہیں۔ مزید یہ کہ ان میں زیادہ تر بچے سکول سے باہر ہیں۔ کمیٹی بچوں کے کام کرنے کے حالات پر بھی تشویش رکھتی ہے' جن میں سے بیشتر زراعت میں' اینٹوں کی بھٹیوں میں' کوئلے کی کان کنی میں' گلی میں اور گھروں میں کام کرتے ہیں اور یہ بچے جنسی اور معاشی استحصال کے خطرہ کی زد میں سب سے زیادہ ہیں (آرٹیکل نمبر 7' 10' 13 اور 14)

64) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) بچوں کی مشقت کو ممنوع قرار دینے کے لئے اپنی قانون سازی کو مضبوط بنائے اور اس کو نافذ العمل کرے اور جس میں مشقت کی جگہ کے معائنہ میں اضافہ شامل ہو۔

ب) اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ افراد جو مزدوری کے لئے بچوں کا استحصال کرتے ہیں' ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے۔

ج) مشقت کرنے والے بچوں کی بازیابی اور تعلیمی مواقع تک ان کی آسان رسائی کے لئے تمام مناسب اقدامات کئے جائیں اور ان کے اہل خانہ کو مناسب مالی مدد فراہم کی جائے۔

د) بچوں کی مشقت کی نوعیت اور اس کے دور رس نتائج پر قومی سروے کروائیں۔

غربت

65) گذشتہ پندرہ سالوں کے دوران غربت کی سطح میں ہونے والی کمی کو تسلیم کرتے ہوئے، کمیٹی کو تشویش لاحق ہے کہ ریاستی پارٹی میں لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ابھی تک غربت میں زندگی بسر کر رہی ہے، خاص طور پر بعض علاقوں میں، مثلاً سندھ، وفاق کے زیرِ انتظام قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان۔ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کو اپنانے اور اس کی وسعت میں بتدریج اضافہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کمیٹی کو یہ تشویش ہے کہ ابھی تک ایک لاکھ سے زائد بہت سارے اہل افراد ابھی تک اس سے محروم ہیں، اور وہ کم از کم سکور جس سے مستفید افراد کی شناخت ہوتی ہے، اُس سے غربت کی سطح کا پتہ نہیں چلتا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ریاستی پارٹی کی مالیاتی اہلیت کی بنیاد پر منحصر ہے اور یہ کہ رقم مستفید افراد کو ایک مناسب معیار زندگی گزارنے کیلئے کافی نہیں ہے۔

66) کمیٹی ریاستی پارٹی کو غربت سے نمٹنے اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام میں بہتری لانے کے لئے ہر ممکنہ کوشش کرنے کی تاکید کرتی ہے، خصوصاً

الف) اس بات کو یقینی بنانا کہ یہ پروگرام حقوق پر مبنی ہے، اور واضح طور پر مستحقین کو اس کے فائدہ کے دعوی کے حق کے بارے میں بتاتا ہے۔ اور وہ کسی بھی ایسے فیصلہ کو چیلنج کر سکتے ہیں، جس کے تحت انہیں پروگرام سے خارج کیا جا سکتا ہے۔

ج) مستفید افراد کی تعداد میں اضافہ جاری رکھنا اور اُس علاقہ میں خاص کوشش کرنا جہاں غربت زیادہ ہو۔

د) مستفید افراد کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے مالی امداد میں اضافہ کریں۔

67) کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی کی اصلاحی کوششوں کے باوجود، زمین کے مالکانہ ارتکاز اور مالکانہ حقوق کے رجحان میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہاریوں کی ایک بہت بڑی تعداد اور چھوٹے پیمانے کے زمیندار غربت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس سے یہ بھی عیاں ہو جاتا ہے کہ جاگیردارانہ نظام میں کس بُری طرح ہاریوں کا استحصال ہوتا ہے، مثلاً سندھ اور بلوچستان میں فصل بٹائی (آرٹیکل نمبر 7 اور 11)

68) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی ہاریوں اور چھوٹے پیمانے کے زمینداروں کے فائدہ کے پیش نظر اپنے زرعی اصلاحات کے پروگرام کو مستحکم بنائے اور یہ کہ اس دوران میں اجارہ کا دورانیہ اور زمین تک باحفاظت رسائی کو فروغ دیا جائے، جس میں ضروری بنیادی اصلاحات کو اپنانا بھی شامل ہے۔ یہ ریاستی پارٹی پر زور دیتی ہے کہ وہ ہاریوں کی حالت زار کا فی الفور جائزہ لے خصوصاً وہ جو اس نظام میں فصل بٹائی سے متعلقہ ہیں، اور اس طرح کی صورت حال میں استحصالی نوعیت کو ممنوع قرار دیا جائے۔

مناسب خوراک اور غذائیت کا حق

69) کمیٹی کو تشویش ہے کہ تقریباً 58 فیصد گھرانے غذائی عدم تحفظ سے دوچار ہیں اور تقریباً 30 فی صد آبادی بھوک سے نبرد آزما ہے۔ بچوں اور نوزائیدہ بچوں کو کھانا کھلانے کی حکمت عملی کا خیر مقدم کرتے ہوئے، فنڈز کی کمی کی وجہ سے حکمت عملی کے ناکافی نفاذ پر کمیٹی کو تشویش ہے۔ اس حقیقت پر خصوصی تشویش ہے کہ 44 فیصد بچوں کی نشوونما میں کمی اور 35 فیصد بچوں کی اموات کا تعلق غذائی قلت سے ہے۔

70) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی شدید بھوک اور غذائیت کی کمی کو دور کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات بروئے کار لائے یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی شیر خوار اور نوزائیدہ بچوں کو کھانا کھلانے کی حکمت عملی کے مکمل نفاذ کے لئے خاطر خواہ وسائل مختص کرے اور یہ کہ وہ ایک ایسا قانونی فریم ورک اپنائے جو مناسب خوراک اور غذائیت کے حق کی حفاظت کرے اور غذائی تحفظ اور غذائیت سے متعلق قومی ایکشن پلان جو کمیٹی کی عمومی سفارش نمبر 12 (1992) مناسب غذا کے حق سے مطابقت رکھتا ہے، اور قومی فوڈ سیکیورٹی کے تناظر میں رضا کارانہ راہنما اصول جو مناسب خوراک کے حق کو درجہ بدرجہ حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

رہائش کا حق

71) کمیٹی مناسب رہائش کی شدید قلت اور کم آمدنی والے خاندانوں کے لئے مالی اعانت کے پروگراموں کی کمی کی وجہ سے تشویش میں ہے۔ کمیٹی کو یہ بھی تشویش ہے کہ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد شہروں کی غیر رسمی بستیوں (کچی آبادی) میں غیر قانونی طور پر مقیم ہے' اور انہیں بنیادی سہولیات تک محدود رسائی حاصل ہے۔ یہ مزید تشویش کا باعث ہے کہ جو لوگ شہری علاقوں میں بغیر محفوظ دورانیہ کے رہائش پذیر ہیں اور وہ لوگ جو اُن علاقوں میں رہتے ہیں' جہاں ترقیاتی منصوبہ جات مثلاً لاہور میں اورنج میٹرو لائن کا منصوبہ' وہاں سے ان کو بغیر کسی کارروائی یا متبادل کے طور پر مناسب رہائش یا معاوضہ ادا کئے بغیر جبری بیدخل کر دیا جاتا ہے۔ (آرٹیکل نمبر 11)

72) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی کوششوں کو تیز کرے کہ:

الف) معاشرتی رہائشی یونٹوں کی تعداد بڑھا کر اور ان کی دیکھ بھال کو بہتر بناتے ہوئے' اور کم آمدن والے گھرانوں کے لئے سستی شرائط پر مالی اعانت کے پروگراموں کی فراہمی کے ذریعے' معیاری اور پالیسی اقدامات کر کے ملکیتی تحفظ میں اضافہ۔

ب) کچی آبادیوں میں رہائشی حالات کو بہتر بنانا' اس میں صحت' تعلیم اور دیگر عوامی خدمات تک رسائی شامل ہے۔

ج) غیر رسمی رہائشی بستیوں کو باقاعدہ بنائیں' ان بستیوں کے بنیادی انفراسٹرکچر کو متعارف کروائیں یا بہتر بنائیں اور ان میں رہائشی حالات کو بہتر بنائیں۔

د) انخلاء کے بارے میں قانونی فریم ورک بنائیں' خاص طور پر اُن لوگوں کے حوالہ سے جو عدم ملکیت یا غیر محفوظ ملکیت کے حامل ہیں اور یہ قانونی فریم ورک بنائیں۔ جو بین الاقوامی معیار کے مطابق ہو اور یہ یقینی بنائیں کہ انخلاء کی صورت میں انخلاء سے قبل متاثرین سے بات چیت ہوئی ہو اور حفاظتی کارروائی پر عملدرآمد ہوا ہے اور مناسب متبادل رہائشیں فراہم کی گئی ہیں۔

ڈ) مناسب رہائشیں کے حق بارے میں کمیٹی کی عمومی سفارشات نمبر 4 (1991) اور جبری بیدخلی کے حوالہ سے نمبر 7 (1997) اور ترقی کی بنیاد پر انخلاء اور بیدخلی سے متعلقہ بنیادی اور راہنما اصولوں پر بھی غور کریں۔

پانی اور صفائی ستھرائی

73) ریاستی پارٹی کی پیشرفت کو سامنے رکھتے ہوئے' کمیٹی کو اس بات پر ابھی تک تشویش ہے کہ ابھی بھی لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو پینے کے صاف پانی اور صحت کی مناسب سہولیات تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ (آرٹیکل نمبر 11)

74) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی ''پینے کے پانی کی قومی پالیسی 2009'' کے مکمل نفاذ سمیت پینے کا صاف پانی اور حفظان صحت کی مناسب سہولیات تک رسائی بڑھانے کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کرے۔

صحت کا حق

75) کمیٹی صحت کے شعبہ کے لئے مختص فنڈز کی بہت کم سطح' نیشنل ہیلتھ انشورنس پروگرام کی ناکافی کوریج اور پبلک ہیلتھ کے کمزور نظام پر تشویش کا شکار ہے' جس کی وجہ سے نجی صحت کے شعبہ پر بھاری انحصار ہوا ہے۔ کمیٹی کو خاص طور پر زچہ اور بچوں کی اموات کی بڑھتی ہوئی شرح پر تشویش ہے۔

76) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی صحت کے شعبہ میں عوامی اخراجات میں اضافہ کے لئے' نیشنل ہیلتھ انشورنس پروگرام کو مزید وسعت دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے' تاکہ سب کے لئے بشمول محروم اور پسماندہ افراد کے' صحت کی مفت معیاری بنیادی سہولیات کی خدمات کی فراہمی کے ساتھ عوامی صحت کے نظام کو مستحکم کیا جاسکے' اور ماں' نوزائیدہ اور پانچ سال کم عمر بچوں کی شرح اموات کو کم کیا جاسکے۔

جنسی اور تولیدی صحت

77) کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی میں اسقاط حمل ایک جرم تصور کیا جاتا ہے' ماسوا اس کے کہ جب ماں کی جان کو خطرہ لاحق ہو' جس کی وجہ سے غیر محفوظ چوری چھپے اسقاط حمل کے واقعات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں بہت سی خواتین زندگیاں خطرے میں ڈالنے والی پیچیدگیوں کا شکار ہیں اور جس میں 5 فیصد واقعات میں وہ موت کا شکار ہو گئیں۔ کمیٹی کو یہ بھی تشویش ہے کہ تقریباً نصف کے قریب حمل غیر ارادی ہوتے ہیں اور خواتین کو جنسی اور تولیدی صحت کی خدمات اور اس سے متعلقہ معلومات تک محدود رسائی حاصل ہے۔

78) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) اسقاط حمل کے قانون میں ترمیم کی جائے تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ یہ دوسرے بنیادی حقوق سے مطابقت رکھتی ہے' جیسے خواتین کی زندگی' جسمانی اور ذہنی صحت کا حق ' جس میں موجودہ قانون اسقاط حمل میں مزید گنجائش پیدا ہو سکے اور خواتین کو اسقاط حمل کے لئے غیر قانونی طریقے استعمال نہ کرنا پڑے۔

ب) یہ یقینی بنائیں کہ خواتین کو اسقاط حمل کے بعد صحت کی خدمات تک با آسانی رسائی میسر ہے۔

ج) موثر اقدامات کئے جائیں تا کہ خواتین کو با اختیار بنایا جائے تا کہ وہ پیدائش سے متعلقہ تعداد اور وقفہ کا فیصلہ کر سکیں۔

د) مرد اور خواتین دونوں کے لئے جنسی اور تولیدی صحت کی معلومات تک رسائی آسان بنائیں جس میں مانع حمل ادویات کے حصول آسان ہو۔اور یہ اس قسم کی ادویات ''ضروری/لازمی'' ادویات کی فہرست میں شامل ہوں۔

ڈ) کمیٹی کی عمومی سفارش نمبر 22 (2016) پر غور کریں جو جنسی اور تولیدی صحت کے حق سے متعلق ہے۔

تعلیم کا حق

79) کمیٹی آئین میں بنیادی حقوق کے باب میں ''تعلیم کا حق'' کو شامل کرنے کا خیر مقدم کرتی ہے۔اور ریاستی پارٹی کو درپیش داخلی سلامتی کے چیلنجوں کو نوٹ کرتی ہے' جن کا بچوں کی تعلیم کے حق پر نمایاں منفی اثر پڑتا ہے۔تاہم کمیٹی کو تشویش ہے کہ:

الف) تعلیم کی ہر سطح پر داخلہ کی بہت کم شرح' جس میں مکتب سے پہلے کی عمر کے بچے' پرائمری اور ثانوی سطح' لڑکے اور لڑکیوں کے مابین فرق' شہری اور دیہی علاقوں کے بچے اور اعلیٰ آمدن اور کم آمدن والے گھرانوں سے تعلق رکھنے والے بچے شامل ہیں۔

ب) سکول سے باہر بچوں اور نوعمروں کی بہت بڑی تعداد' اس کے باوجود کہ حالیہ برسوں میں یہ رجحان کم ہو رہا ہے۔

ج) تعلیم سے حاصل کردہ فوائد کی انتہائی کم سطح۔

د) سکول میں فراہم کردہ سہولیات کی کمی۔

ڈ) اہل اساتذہ کی کمی اور ان کی غیر حاضری' نیز دیہی اور شہری علاقوں میں واقع کچی آبادیوں کے سرکاری سکولوں میں مناسب تعلیمی مواد مثلاً درسی کتب کی کمی کی وجہ سے تعلیم کا ناقص معیار۔

ذ) پہلے سے ہی موجود بالغوں کی ناخواندگی کی شرح میں اضافہ (**54** فیصد **2008**) اور **57** فیصد **2015**) خصوصاً خواتین کے حوالہ سے۔

ر) معذور بچوں کے لئے شمولیتی تعلیم کی عدم موجودگی۔

ز) طلباء' اساتذہ اور سکولوں پر مسلسل دہشت گردانہ حملے اور فوج کا سکولوں کا استعمال خاص طور پر وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان میں' (آرٹیکل **13**' **14**)

80) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی تمام تر کوششوں کو یہ یقینی بنانے کے لئے تیز کرے کہ تمام بچے بلا امتیاز' تعلیم کے حق سے فائدہ اٹھائیں' جو بچوں کو' خصوصاً محروم اور پسماندہ بچوں کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرے کہ وہ اپنے آپ کو غربت سے باہر نکال سکیں' اور اپنی مقامی اور قومی زندگی میں تمام ذرائع حاصل کر کے بھرپور شرکت کر سکیں۔کمیٹی یہ سفارش بھی کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی ہر ممکنہ اقدامات کرے تا کہ:

الف) تعلیم کی ہر سطح' خاص طور پر پرائمری سطح پر اندراج کی شرح میں اضافہ' لڑکیوں' دیہی علاقوں میں رہنے والے بچوں اور کم آمدن والے خاندان کے بچوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ۔

ب) وہ بچے جو سکول سے باہر ہیں' اُن کی تعداد کو کم کرنا' بشمول بچوں کی مشقت سے متعلق پالیسیوں کی ہم آہنگی کے ساتھ وہ بچے جو سکول باہر ہیں کی تعداد کو کم کرنا۔

ج) تعلیم سے فائدہ اٹھانے کی شرح بڑھانا۔

د) سکولوں میں فراہم کردہ سہولیات کو بہتر بنانا' خاص طور پر پانی' صفائی ستھرائی اور بجلی کے حوالہ سے۔

ڈ) قابل اساتذہ کی تعداد میں اضافہ کرنا، تعلیمی معیار کو بہتر اور تدریسی مواد میں اضافہ کرنا۔

ذ) ناخواندہ بالغوں کے لئے اُن کی ضرورت کے مطابق مناسب تعلیمی پروگراموں کا اجراء خواتین کو خصوصی توجہ کے ساتھ۔

ر) معذور بچوں کو شمولیتی تعلیم مہیا کرنے کے لئے ایک قانونی اور پالیسی فریم ورک کا اجراء۔

ز) سکول کی حفاظت میں اضافہ کرنا، حملے کی صورت میں متبادل تدریسی جگہ مہیا کرنا، فوجی دستوں کے سکول استعمال پر فوری اور مکمل پابندی عائد کرنا، کمیٹی ریاستی پارٹی کو دعوت دیتی ہے کہ وہ سکولوں کے محفوظ اعلامیہ کی توثیق کرے اور عالمی اتحاد کے مسلح تصادم کے دوران سکولوں اور یونیورسٹیوں کو فوجی استعمال سے محفوظ رکھنے کے لئے راہنما اصولوں کو استعمال کرنے کا عزم۔

س) تعلیم کا حق (آرٹیکل 13) سے متعلق کمیٹی کی عمومی سفارش نمبر 13 (1999) پر غور کریں۔

تعلیم کی نجکاری

81) کمیٹی نے نوٹ کیا ہے کہ ریاستی پارٹی بنیادی تعلیم کے کمیونٹی سکولوں کے پروگرام کا نفاذ کر رہی ہے، اور اس پروگرام کے تحت، سرکاری نجی شراکت داری کے آغاز کار کے ذریعہ ملک کے طول وعرض میں نام نہاد ''کم فیس'' والے نجی سکولوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ کمیٹی یہ بھی نوٹ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق بنیادی تعلیم کمیونٹی سکولوں کے پروگرام کے تحت نافذ کردہ منصوبوں پر لاگت سرکاری پرائمری سکولوں سے کم ہے۔ تاہم کمیٹی کو تشویش ہے کہ:

الف) تعلیم کا حق کے حوالے سے، بنیادی تعلیم کے لئے کمیونٹی سکولوں کے پروگرام کی اجراء، سرکاری- نجی شراکت داری کا شروع کرنے سے پہلے کوئی جائزہ نہیں لیا گیا اور نہ ہی شروع کرنے کے بعد اس کا نتیجہ / حاصل معلوم کرنے کے لئے کوئی جائزہ لیا گیا۔

ب) وفاقی اور صوبائی سطح پر ان ''کم فیس'' والے نجی سکولوں کے بارے میں ریاستی پارٹی کی جانب سے موثر قانونی ضابطہ کی کمی۔

ج) ان سکولوں کی تعلیم اور اساتذہ کے مبینہ طور پر ناقص معیار۔

د) ان سکولوں کے فیس علاوہ بھاری اخراجات، جو فی طالب علم گھریلو آمدن کا تقریباً ایک چوتھائی ہے، جو تعلیم تک رسائی میں لڑکیوں کے حوالہ سے غیر متناسب طور پر رکاوٹ ہے۔

ڈ) تعلیم کی نجکاری کی وجہ سے تعلیم میں معاشرتی خلیج کی تقویت، کیونکہ زیادہ آمدن والے گھرانے اپنے بچوں کو اعلیٰ معیار کے نجی سکولوں میں بھیجتے ہیں، جبکہ کم آمدن والے خاندان اپنے بچوں کو سرکاری پرائمری سکولوں یا بنیادی تعلیم کے کمیونٹی سکولوں میں بھیجنا پڑتا ہے جہاں ریاستی پارٹی کی طرف سے نہ تو پوری مالی مدد ملتی ہے اور نہ ہی باقاعدہ نگرانی کی جاتی ہے۔ (آرٹیکل نمبر **13، 14**)

82) کمیٹی ریاستی پارٹی کو یاد دہانی کراتی ہے کہ نجکاری کا عمل شروع کرنے سے قبل، ''تعلیم کا حق'' کو درجہ بدرجہ نافذ کرنے کے لئے عائد قانونی ذمہ داری کے تحت انسانی حقوق کا جائزہ لینا چاہیے۔ کمیٹی گزارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) انسانی حقوق کے تناظر میں سرکاری، نجی شراکت داری کے اقدامات کے اثرات اور معاہدے کے تحت عائد ذمہ داری کو پورا کرنے میں ''کم فیس'' والے نجی سکولوں کی اثر پذیری پر مبنی جائزہ لیں۔

ب) ان سکولوں کے قواعد وضوابط کو مستحکم بنانا اور ان پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنانا۔

ج) ان سکولوں کی فراہم کردہ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانا۔

د) اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کوئی بھی بچہ فیس کے بغیر دیگر اخراجات ادائیگی کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے سکول چھوڑ کر نہ چلا جائے۔

ڈ) تمام سرکاری اور نجی سکولوں میں تمام بچوں کے لئے یکساں معیار تعلیم کو یقینی بناتے ہوئے تعلیمی نظام میں معاشرتی علیحدگی کو آہستہ آہستہ ختم کرنا۔

انسانی حقوق کی تعلیم

83) کمیٹی تعلیم تک رسائی بڑھانے کے لئے مدرسہ کی خدمات، خاص طور پر محروم اور پسماندہ بچوں کے حوالہ سے اور ریاستی پارٹی کی جانب سے متعدد بنیاد پرست مدارس کو بند کرنے اور باقی ماندہ مدارس کو باقاعدہ بنانے کی کوششوں کو مدنظر رکھتی ہے۔ تاہم کمیٹی کو ان مسلسل اطلاعات پر تشویش ہے کہ بعض مدارس کے نصاب قرآنی تعلیمات کے علاوہ اور کوئی تعلیم فراہم نہیں کرتے ہیں، اور اس میں ایسا مواد موجود ہے جس سے مذہبی اور نسلی اقلیتوں کے خلاف نفرت پیدا ہوسکتی ہے۔ اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ سندھ اور پنجاب میں استعمال ہونے والی کچھ درسی کتب اور نصاب میں مذہبی اور نسلی اقلیتوں کے حوالے سے دقیانوسی تصورات موجود ہیں۔ (آرٹیکل نمبر **13** اور **14**)

84) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی سکولوں کے نصاب اور درسی کتب کے ساتھ ساتھ سکولوں میں رائج طریقہ کار کی نگرانی کریں، جس میں مدارس سمیت تمام سطحوں پر یہ یقینی بنایا جائے کہ وہ طلباء کی شخصیت کی مکمل نشوونما کو فروغ دیں۔ یہ بھی سفارش کی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی مدارس کی اصلاح کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کرے۔ اس ضمن میں مزید سفارش کی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام کو تقویت بخشنے کے مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے سکول نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کو شامل کرے۔ مزید براں یہ سفارش کی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی انسانی حقوق کے بارے میں عوام میں شعور بیدار کرنے اور خاص طور پر، انسانی حقوق کے علمبردار مذہبی راہنماؤں کے بارے میں شعور اجاگر کرے، اور مختلف نسلوں کے مابین تفہیم، رواداری اور پُر امن بقائے باہمی کے فروغ میں مناسب اقدامات کرے۔

ثقافتی حقوق اور لسانی تنوع

85) اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ پاکستان میں **80** سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں اور ان میں سے کچھ زبانیں انگریزی اور اردو کے علاوہ سکولوں میں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ کمیٹی کو تشویش ہے کہ اکثر سکولوں میں طلباء کی مادری زبان میں تعلیم نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے تقریباً **28** زبانوں کو معدوم ہونے کا خطرہ ہے۔ (آرٹیکل **13**، **15**)

86) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس امر کی یقینی بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے کہ طلباء کو سکول کے اندر ان کی مادری زبان میں تعلیم دی جاتی ہے۔ خصوصاً پرائمری سطح پر تا کہ اُن زبانوں کو بچایا جائے جو معدوم ہونے کے خطرہ سے دوچار ہیں، اور لسانی تنوع کو بھی فروغ ملے گا۔

انٹرنیٹ تک رسائی

87) کمیٹی ملک میں خصوصاً دیہی علاقوں میں انٹرنیٹ کی بہت کم سطح تک رسائی کے بارے میں فکرمند ہے۔

88) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی خصوصاً دیہی علاقوں میں انٹرنیٹ تک رسائی کو بہتر بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے۔

د) دیگر سفارشات

89) کمیٹی ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق سے متعلق بین الاقوامی معاہدے کے اختیاری پروٹوکول کی توثیق کرنے پر غور کرے۔

90) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی تمام تارکین وطن کارکنوں اور ان کے اہل خانہ کے افراد کے حقوق کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی معاہدہ اور جبری گمشدگی سے تمام افراد کی حفاظت کے بین الاقوامی معاہدے کی توثیق پر غور کرے۔

91) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح سے نبھائے اور قومی سطح پر پائیدار ترقی کے **2030** ایجنڈا کے نفاذ میں درج حقوق سے پوری طرح مستفید ہونے کو یقینی بنائے، اور بوقت ضرورت بین الاقوامی امداد اور تعاون فائدہ اٹھائیں۔ ریاستی پارٹی پائیدار ترقی کے حصول کے لئے خصوصی

سہولیات فراہم کرے گی، ترقی کی نگرانی کے لئے ایک آزاد ادارہ قائم کیا جائے گا، اور عوامی پروگراموں سے مستفید ہونے والے افراد کے ساتھ اہل حقوق کا سلوک کیا جائے گا ، جو اپنے حق کے لئے دعویٰ کر سکتے ہیں۔ شرکت، احتساب اور عدم تفریق کے اصولوں کی بنیاد پر اہداف کا اطلاق کرنا، اور عدم تفریق سے اس امر کو یقینی بنایا جاسکے گا کہ تمام لوگ اس کا حصہ ہوں۔

92) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کے نفاذ کے جانچنے اور اس میں پیش رفت معلوم کرنے، اور جائزہ لینے کے حوالے سے مناسب اشارہ جات تیار کرے۔ معاہدے کے تحت ریاستی پارٹی کی آبادی کے مختلف طبقوں کے لئے اس کا حصول اس کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اس تناظر میں کمیٹی اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر دفتر برائے انسانی حقوق کے تیار کردہ نظریاتی اور طریقہ کار کے انسانی حقوق کے اشارہ جات کے فریم ورک کا حوالہ دیتی ہے۔ (ملاحظہ کیجئے (HRI/MC/2008/3

93) کمیٹی درخواست کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی موجودہ حتمی مشاہدات کو معاشرہ کی تمام سطحوں، بشمول، وفاقی، صوبائی اور علاقائی سطح پر، اور بالخصوص پارلیمنٹیریز، سرکاری عہدیداروں اور عدالتی حکام تک پہنچائے اور اپنی آنے والی پیریاڈک رپورٹ میں ان پر عمل درآمد کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کرے۔ کمیٹی ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ پیش کرنے سے پہلے انسانی حقوق کے کمیشن، غیر سرکاری تنظیموں اور سول سوسائٹی کے دیگر اراکین کے ساتھ موجود حتمی مشاہدات کی پیروی اور باہمی مشاورت کے عمل میں شریک رہے۔

94) کمیٹی کی جانب سے حتمی تاثرات کو اپنانے کے لئے جو طریقہ کار اپنایا جاتا ہے اس کے جائزہ لینے کے لئے ریاستی پارٹی سے درخواست ہے کہ وہ درج بالا پیرا گراف 14 اور (a) 80 اور (b) 80 میں درج سفارشات پر عملدرآمد کرنے کی رپورٹ 18 ماہ کے اندر اندر پیش کرے۔

95) کمیٹی ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ کمیٹی کی اختیار کردہ رپورٹنگ کے راہنما اصولوں کے مطابق 2008 (E/C.12/2008/2) میں تیار کی گئی اپنی دوسری پیریاڈک رپورٹ 30 جون 2022 تک پیش کرے۔ اس کے علاوہ یہ ریاستی پارٹی کو دعوت دیتی ہے کہ وہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدوں کے تحت رپورٹنگ کی ہم آہنگ راہنما خطوط کے مطابق اپنی مشترکہ بنیادی دستاویزات پیش کرے۔ (ملاحظہ کیجئے HRI/GEN/2/Rev.6, chap. I)